دولت وثروت کے مالک، تو اور بھی بہتیرے نظر آئیں گے لیکن حق تو یہ ہے کہ

یہ رتبۂ بلند ملا جس کو مل گیا ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں؟

پس آئیے! ہم اور آپ ملکر خلوص کے ساتھ دربار خداوندی میں یہ التجا کریں کہ خدایا! اس گلشن رحمانیہ کو تو ہمیشہ آباد، سرسبز و شاداب رکھ۔ اس کے پھولوں کی مہک سے دنیا کو معطر کردے۔ اس چشمۂ فیض کو دن دونی رات چوگنی ترقیاں عطا فرما۔ اس دینی سرچشمہ کی سوتیں اس زور کی ہیں کہ بدعات و محدثات کے خس و خاشاک کو بہالیجائیں۔ اس کے مربی جناب شیخ عطاء الرحمن صاحب کو اللہ تعالیٰ دن بدن دینی خدمات کی بہتر سے بہتر توفیق عطا فرمائے۔ اور ان کی اولاد کو بھی انہی کے نقش قدم پر چلاکر، سعادت دارین کا مستحق بنائے۔ آمین الٰہی آمین۔

نوٹ:۔ طلبہ کو امتحان کی مشغولی نے مضمون نویسی کا موقعہ نہیں دیا اسلئے یہ پرچہ ان کے مضامین سے خالی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بعض واقعات و احادیث

(از مولانا محمد صاحب ایڈیٹر اخبار محمدی دہلی)

ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر سوار کہیں تشریف لے جارہے تھے راہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مل گئے۔ حضورؐ نے فرمایا آؤ ابوہریرہ بیٹھ جاؤ کہا بہت اچھا۔ سوار ہونے لگے لیکن بدن ذرا بوجھل تھا کود کر پورے سوار نہ ہو سکے حضورؐ کو تھاما لیکن پھر بھی سنبھل نہ سکے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی گرایا اور خود بھی گرے دوبارہ پھر سوار ہونے لگے لیکن اب بھی یہی ہوا۔ حضورؐ نے پھر تیسری مرتبہ بیٹھنے کا ارشاد فرمایا لیکن اب کی مرتبہ حضرت ابوہریرہؓ نے کہا حضورؐ ایسا نہ ہو کہ پھر گراؤں بس اب معاف فرمایئے۔

ایک مرتبہ حضرت ابوہریرہؓ نے عشا کی نماز میں سورۂ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ پڑھی اور سجدے کی آیت پر سجدہ کیا۔ اور فرمانے لگے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے اس موقعہ پر سجدہ کیا ہے تو اب اس سنت پر عمل کرتا رہونگا جب تک آپ سے ملوں۔

ایک مرتبہ مروان بن حکم خلیفۂ وقت کے گھر گئے دیکھا کہ اس کا گھر بن رہا ہے اور اس میں تصویریں بن رہی ہیں حق گوئی کے جذبہ کو مروان کی حکومت نہ دبا سکی اور جھٹ فرمانے لگے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے اس سے بڑھکر ظالم کون ہے جو میری پیدائش میں میرا شریک ہونا چاہتا ہے (یعنی مصور) ان کو چاہیئے بھلا ایک چیونٹی تو پیدا کردے یا ایک دانہ باریک جو ہی پیدا کردے۔

پھر پانی منگوا کر وضو کرنے بیٹھے اور ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھویا اور پیروں کو پنڈلیوں تک حضرت ابوذرعہ نے کہا میں نے پوچھا حضرت یہ کیا؟ فرمانے لگے یہاں تک قیامت کے دن زیور پہنایا جائیگا۔

فرماتے ہیں ایک مرتبہ میں جنبی تھا اور اتفاق سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مل گئے میں آپ کے ساتھ ہولیا جب آپ بیٹھے تو میں سرک گیا اور غسل کرکے جلدی سے آگیا آپ نے فرمایا ابوہریرہ کہاں تھے؟ میں نے کہا حضور میں جنبی تھا۔ اور اس حالت میں آپ کے ساتھ بیٹھنا پسند نہیں کیا جاکر نہایا۔ آپ فرمانے لگے سبحان اللہ مومن نجس نہیں ہوتا۔

ایک مرتبہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قوم کا ایک شخص حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کرتا ہے یارسول اللہ قوم دوس خدا کی نافرمانیوں پر اور آپ کی نبوت کے جھٹلانے پر تل رہی ہے آپ ان کے لیے بددعا کیجیے۔ حضورؐ قبلہ کی طرف متوجہ ہوکر ہاتھ اٹھاتے ہیں لوگ سمجھے ہیں بس ابوہریرہؓ کی قوم ہلاک ہوئی لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے یہ الفاظ نکلے اَللّٰھُمَّ اھْدِ دَوْسًا وَّ ائْتِ بِھِمْ خدایا قبیلہ دوس کو ہدایت دے اور انھیں مسلمان بنا کرلے آ۔

ایک مرتبہ حضرت ابوہریرہؓ نے دیکھا کہ ایک عورت خوشبو لگائے ہوئے جارہی ہے پوچھا کہاں جارہی ہے؟ اس نے کہا مسجد۔ فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جو عورت اپنے گھر سے مسجد کی طرف خوشبو لگا کر نکلے اس کی نماز اللہ عزوجل قبول نہیں فرماتا جب تک وہ لوٹ کر خوشبو چھٹا کر اچھی طرح غسل نہ کرلے۔

ایک مرتبہ حضرت حسن علیہ السلام کو دیکھا تو فرمانے لگے تم اپنا کرتہ اونچا کرو میں تمہیں وہاں بوسہ لونگا جس جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیا کرتے تھے پھر کرتا اٹھا کر ناف کے پاس بوسہ لیا۔

خلیفہ وقت مروان بن حکم کی طرف سے مدینہ میں ایام حج میں حاکم ہوتے تھے جمعہ کے دن خطبہ کے وقت آپ نے یہ حدیث بیان کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت کا پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا ان کے چہرے چودہویں رات کے چاند کی طرح منور ہوں گے۔ الخ

حضرت ہمام بن منبہ کہتے ہیں میں جب مدینہ شریف آیا میں نے دیکھا مسجد نبوی میں منبر کے پاس ایک بھیڑ لگ رہی ہے میں نے پوچھا کیا بات ہے؟ لوگوں نے کہا ابوہریرہؓ بیان کررہے ہیں میں بھی بیٹھ گیا پھر میں نے کچھ سوال کئے حضرت ابوہریرہؓ نے کہا تم کہاں کے رہنے والے ہو؟ میں نے کہا یمن کا۔ فرمانے لگے میں نے اپنے حبیب صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے ایمان یمن والوں کا اور حکمت یمن والوں کی ہے اور وہ نرم دل ہوتے ہیں۔

آپ کا زمانہ جاہلیت کا نام عبد شمس اور زمانہ اسلام کا نام عبدالرحمٰن ہے والد کا نام صخر ہے۔ آپ سفید گندمی رنگ تھے نہایت منکسر المزاج اور خوش خلق تھے ڈاڑھی پر خضاب لگاتے تھے۔ حدیبیہ اور خیبر کی جنگ کے درمیان مسلمان ہوئے تھے۔ چار سال تک حضورؐ کی صحبت سے مشرف ہوتے رہے آپ قبیلہ دوس میں سے تھے تمام صحابہ سے زیادہ حدیثیں آپ سے مروی ہیں پانچ ہزار تین سو چہتر حدیثوں کے تنہا آپ راوی ہیں آپ کا فرمان ہے کہ سب سے پہلا اہلحدیث میں ہوں۔ وغیرہ۔

☆